Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۹۴ — ۵۲۵۲

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۲ محرم سنہ ۱۳۹۶ھ ۲۴ صلح ۱۳۵۵ہش ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کو بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی کہ اب طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل اور عاجل شفا عطا فرمائے اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید اور نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۳ صلح۔ آج مسجد اقصیٰ ربوہ میں نمازِ جمعہ امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ارشاد پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ہمارا مذہب

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

(۱) "ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبّ لباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۶ طبع اول)

(۲) "جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ ہے"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶ طبع اول)

آئینِ پاکستان کی دفعہ ۲۰

(ا) ہر شہری کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مذہب کو اختیار کرے اور تشہیر کرے۔

(ب) ہر مذہبی فرقہ کو حق حاصل ہے کہ وہ مذہبی ادارے قائم کرے۔

(اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین مجریہ ۱۹۷۳ء صفحہ ۱۵)

وزیرِ اعظم کی یقین دہانی

وزیرِ اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا:-

"ہم دورِ جدید میں رہتے ہیں، ہمارا آئین کسی مذہب و ملت کے خلاف نہیں بلکہ ہم نے پاکستان کے تمام شہریوں کو یکساں حقوق دئیے ہیں ہر پاکستانی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ فخر و اعتماد سے بغیر کسی خوف کے اپنے مذہبی عقائد کا اظہار کر سکے۔ پاکستان کے آئین میں پاکستانی شہریوں کو اس امر کی ضمانت دی گئی ہے"

(کتابچہ بعنوان "ختمِ نبوت پر قومی اسمبلی کا متفقہ فیصلہ" شائع کردہ مرکزی وزارت اطلاعات صفحہ ۱۱)

ایک ضروری وضاحت

شناختی کارڈ حاصل کرنے کا جو فارم پُر کرنا پڑتا ہے اس میں ایک خانہ "مذہب" کا ہے۔ اسی طرح سکولوں میں داخلہ کے لئے فارموں میں بھی "مذہب" کا خانہ ہے۔ بعض اور فارموں میں بھی ہو گا۔ متعلقہ افسران اصرار کرتے ہیں کہ احمدی اپنے آپ کو غیر مسلم درج کریں۔ ان کا یہ مطالبہ غیر آئینی اور بالکل غیر منصفانہ ہے۔

یہ درست ہے کہ صرف دستورِ پاکستان اور قانونی اغراض کے لئے "احمدی" مسلمان قرار نہیں دئیے گئے۔ لیکن ساتھ ہی دستور کا آرٹیکل ۲۰ ہر شخص کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ جو مذہب بھی رکھتا ہو اس کا برملا اظہار کرے، اس پر عمل کرے اور اس کی تبلیغ کرے۔ یہ حق بدستور قائم ہے۔ اس حق کو وزیرِ اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کی اس تقریر میں جو انہوں نے احمدیوں کے متعلق دستور میں ترمیم کے وقت کی اور زیادہ وضاحت اور خوبصورتی کے ساتھ ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ "ہر پاکستانی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ فخر و اعتماد سے بغیر کسی خوف کے اپنے مذہبی عقائد کا اظہار کر سکے۔ پاکستان کے آئین میں پاکستانی شہریوں کو اس امر کی ضمانت دی گئی ہے"

ہم اپنے مذہب کے متعلق اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر جس کی جھوٹی قسم کھانا انسان کو اس کے غضب کے نیچے لے آتا ہے یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، یومِ آخرت پر، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت اور آپ کے خاتم النبیین ہونے پر اور قرآن کریم کے آخری شریعت ہونے پر صدقِ دل سے ایمان رکھتے ہیں اور قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے سب احکام کو اپنے لئے فرض جانتے ہیں اور ان پر عمل کرنے میں ہی اپنی نجات یقین کرتے ہیں۔ کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہی ہمارا کلمہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ مبارکہ کے تحت ہی ہم حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود یقین کرتے ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں۔ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی مذہب نہیں۔

پس ہم اس آزادیٔ مذہب کی ضمانت کے ہوتے ہوئے جو ہمیں دستورِ پاکستان میں دی گئی ہے اپنے آپ کو کس طرح راستی اور دیانتداری کے ساتھ غیر مسلم لکھ سکتے ہیں؟ جبکہ ہم اپنے دلوں کی گہرائیوں سے بھی اسلام اور صرف اسلام کو مانتے ہیں اور باقی سب مذاہب کو اس کے مقابل میں جھوٹا سمجھتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو غیر مسلم کیسے کہیں یا لکھیں۔ ہم خود کو "احمدی" لکھ سکتے ہیں لیکن "غیر مسلم" نہیں لکھ سکتے۔ اس بات کو پوری طرح تسلیم کرتے ہوئے بھی کہ دستور یا قانون کی اغراض کے لئے ہمیں مسلمان نہیں سمجھا گیا خود ہمیں قانوناً مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ اپنے آپ کو غیر مسلم لکھیں۔ یہ جھوٹ ہو گا اور یہ عقلاً قانوناً اور اخلاقاً بھی درست نہیں اور راست گوئی کے بھی خلاف ہو گا۔ اور یہ امر ہر لحاظ سے واضح اور صریح ہے۔ ہم "احمدی مسلمان" ہی کہلا سکتے ہیں۔ دیگر مواقع پر بھی یہی صورت ہو سکتی ہے۔

پبلشر: مسعود احمد ۞ پرنٹر: سید عبدالحی ۞ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۞ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۲۴ صلح ۱۳۵۵ ہش
۲۴ جنوری ۱۹۷۶ء

معاشرتی بگاڑ دور ہونے کا اصل طریق

گزشتہ ڈیڑھ دو سال سے ملک میں ایک عجیب صورتِ حال دیکھنے میں آرہی ہے۔ وہ عجیب اور انتہائی افسوسناک صورتِ حال یہ ہے کہ یوں تو اخلاقی انحطاط عرصۂ دراز سے چلا آرہا تھا اور اخلاقی برائیاں معاشرہ میں مسلسل پنپ رہی تھیں لیکن گزشتہ ڈیڑھ دو سال کے عرصہ میں اخلاقی انحطاط اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی برائیوں اور خرابیوں میں اس تیزی سے اضافہ ہوا ہے اور ان برائیوں اور خرابیوں نے یکدم ایسی بھیانک صورت اختیار کی ہے کہ دردمند لوگ اس صورتِ حال پر بلبلا اُٹھے ہیں اور وہ حیران ہیں کہ آخر لوگوں کو ہو کیا گیا ہے۔

روزانہ ہی اخبارات ایسے ایسے بھیانک جرائم اور حیاء سوز واقعات کی خبروں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں کہ انہیں پڑھ کر انسانیت سر پیٹ کر رہ جاتی ہے۔ اِس صورتِ حال پر گنے چنے دردمند لوگ حیران ہیں کہ ہمارا انجام کیا ہوگا۔ چنانچہ ان کی طرف سے آجکل ایسے مضامین بکثرت شائع ہو رہے ہیں کہ ایک طرف لوگ دین اور اس کی اقدار کے گُن گا گا کر اس کے ساتھ والہانہ عقیدت کا اظہار کرتے نہیں تھکتے دوسری طرف اعمال ایسے بجالاتے ہیں جنہیں اسلام سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا بلکہ جن کاموں اور افعال سے دین نے سختی سے منع کیا ہے ان کا ارتکاب ادیدا کر کیا جاتا ہے اور اِس برملا ارتکاب کو قابلِ فخر گردانا جاتا ہے۔ اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ معاشرہ کا حلیہ بگڑ کر رہ گیا ہے۔ چنانچہ روزنامہ "نوائے وقت" ۲۲ جنوری ۱۹۷۶ء کی اشاعت ملّی" میں "اہلِ وطن کے لئے لمحۂ فکریہ" کے زیرِ عنوان میاں عبدالرشید صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے اخلاقی انحطاط اور معاشرتی برائیوں کی وجہ سے رونما ہونے والی صورتِ حال کا اِن الفاظ میں ذکر کیا ہے:-

"اخلاقی اقدار تباہ ہو چکی ہیں، عصمتیں نیلام ہو رہی ہیں، عزتیں بِک رہی ہیں، قول کا پاس نہیں، ذمہ داری کا احساس نہیں۔ رشوت، بے انصافی، ادائے فرض سے کوتاہی، دوسروں کا حق چھین لینا، ہر ایک کی بُرائی کرنا، طاقت کا گھمنڈ، کمزوروں پر ظلم، عورتوں پر سرِ بازار حملے، ننگی تصاویر، عُریاں فلمیں روزمرہ کی باتیں ہیں۔ شیطنت ننگی ناچ رہی ہے۔ مگر کوئی احتجاج بھی تو نہیں کرتا۔ سب گم سم بیٹھے ہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ قومیں وہی تباہ ہوئیں جن کے اخلاق تباہ ہو چکے تھے، جو دین کی پشت پر بوجھ بن چکی تھیں۔ کائنات میں ظاہری قوانین کی طرح باطنی قوانین بھی کام کر رہے ہیں۔ ظاہری اسباب تو ان کے مطابق بنتے چلے جاتے ہیں۔ جب کسی قوم کے بارہ میں فیصلہ ہو جاتا ہے تو اس کے مطابق اسباب مہیا کر دیئے جاتے ہیں۔ ۱۹۷۱ء اور ۱۹۶۵ء کے واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ جو قوم ذلیل ہونے کی مستحق ہوتی ہے اسے ذلیل کر دیا جاتا ہے، جو عزت پانے کی مستحق ہوتی ہے اس کی عزت افزائی کے اسباب مہیا کر دیئے جاتے ہیں!"

(روزنامہ "نوائے وقت" ۲۲ جنوری ۱۹۷۶ء ۔ اشاعتِ ملّی صفحہ اول)

میاں عبدالرشید پہلے شخص نہیں ہیں جنہوں نے اِس صورتِ حال پر تشویش کا اظہار کیا ہے آجکل اخبارات میں ایسے مضامین بکثرت شائع ہو رہے ہیں حتّٰی کہ حکومت کی سرپرستی میں چلنے والے ادارے "ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی" اسلام آباد کے ماہنامہ "فکر و نظر" نے اپنے جنوری ۱۹۷۶ء کے شمارہ میں "عُریانی اور فحاشی" کے زیرِ عنوان ایک طویل ادارتی نوٹ شائع کیا ہے جس میں روزافزوں اخلاقی انحطاط اور اس کی وجہ سے رونما ہونے والے معاشرتی فساد و بگاڑ پر کچھ کم تشویش کا اظہار نہیں کیا ہے میاں عبدالرشید اور متعدد دوسرے اہلِ قلم حضرات کی دردمندی قابلِ ستائش ہے لیکن انہوں نے اصلاحِ احوال کا جو طریق تجویز کیا ہے وہ اپنی تمام تر افادیت کے باوجود ضروری نہیں کہ موجودہ حالات میں نتیجہ خیز ثابت ہو۔ انہوں نے لکھا یہ ہے:-

"اگر چاہتے ہو کہ ملک کے حالات بدل جائیں تو اپنے آپ کو بدلو۔ اِس سارے معاملہ کی کنجی آپ کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ کہیں دُور جانے کی ضرورت نہیں۔ ہر شخص اپنے آپکو بدل کے ملکی حالات بدلنے کی ابتدا کر سکتا ہے۔ دیانتداری، محنت اور انصاف پسندی اختیار کیجئے۔ ظلم، زنا اور رشوت دینے لینے سے بچئے۔ اس سلسلہ میں تکالیف کا سامنا ہو تو ایک دوسرے کی مدد کیجئے۔ دوسروں کو برا بھلا کہنے کی بجائے اپنی طرف توجہ دیجئے اور اسی لمحہ سے اپنے آپ کو بدلنے میں لگ جائیے کیونکہ وقت تیزی سے نکلتا جا رہا ہے۔" (ایضاً)

اِس میں شک نہیں بات ہے سولہ آنے درست۔ بہت ہی کام کی نصیحت ہے جو میاں صاحب موصوف نے کی ہے۔ اگر اہلِ وطن اِس نصیحت پر عمل کرنا شروع کر دیں تو دیکھتے ہی دیکھتے کایا پلٹ سکتی ہے اور معاشرہ ہر بُرائی سے پاک ہو کر ایک مثالی معاشرہ بن سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا لوگ اس نصیحت پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے؟ وعظ و نصیحت کی تو پہلے بھی کمی نہیں۔ سُنانے والے بھی ہیں اور سُننے والے بھی۔ لیکن سُنانے والے باتوں کو دلوں میں اُتارنے کی صلاحیت سے محروم ہیں اور سُننے والے ایسی باتوں کو دلوں میں جگہ دینے کے قائل نہیں، اس لئے ایک کان سے سُنتے ہیں اور دوسرے سے نکال دیتے ہیں۔ کرتے وہی ہیں جسے کرنے کو ان کا جی چاہتا ہے اور جی ان کا وہی چاہتا ہے جو وہ ہر قسم کے خوف سے بے نیاز ہو کر اندھا دُھند کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں جب نصیحت کرنے والوں کی زبانوں میں اثر نہ رہے اور نصیحت سننے والوں میں اثر پذیری عنقا ہو جائے تو پھر محض وعظ و نصیحت کے ذریعہ اصلاح ممکن نہیں ہوتی۔ اچھی سے اچھی اور اعلیٰ سے اعلیٰ نصیحت بھی صدا بصحرا ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

ازمنہ گزشتہ میں تو ایسی نافرمان قومیں بھی گزری ہیں کہ جن پر عام نصیحت کرنے والے تو رہے ایک طرف خدا تعالیٰ کے مبعوث کردہ ماموروں کی نصیحت کا بھی کوئی اثر نہ ہوتا تھا حالانکہ خدا تعالیٰ انہیں تسخیر و تطہیرِ قلوب کی دولت سے مالا مال کر کے بھیجتا تھا۔ چنانچہ جب حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کے نافرمان لوگوں کو ان کی بُرائیوں پر ٹوکا اور انہیں آنے والے عذاب سے ڈرایا تو انہوں نے ان کی نصیحت کو یہ کہہ کر ٹال دیا کہ:-

سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ۝ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ (الشعراء آیات ۱۳۷ تا ۱۳۹)

ترجمہ:- تیرا وعظ کرنا یا نہ کرنا ہمارے لئے برابر ہے (کیونکہ جو کام ہم کرتے ہیں) وہ تو پہلے سے رائج چلے آرہے ہیں، اور (رہا عذاب آنے کا ڈراوا تو وہ) ہم پر کبھی نہیں آئے گا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنی تمام تر عملی بُرائیوں کے باوجود حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب اور مخالفت پر کمربستہ ہو گئے اور جن بُرائیوں میں وہ ملوث تھے تکذیب کے وبال کی وجہ سے اُن میں اور زیادہ غرق ہوتے چلے گئے اور خدائی عذاب میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوئے بغیر نہ رہے۔ پس روزافزوں اخلاقی انحطاط اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونیوالے خوفناک فساد و بگاڑ کی اصلاح کے سلسلہ میں ایک مرحلہ ایسا آتا ہے کہ جب لوگوں کا ایک دوسرے کو نصیحت کرنا بھی نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوتا۔ اُس وقت محض نصیحت کو نہیں اصل اہمیت اِس امر کو حاصل ہوتی ہے کہ دل کس طرح بدلے جائیں۔ دلوں کو بدلنا خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے مقلب القلوب صرف اور صرف اُسی کی ذات ہے۔ اگر وہ چاہتا ہے تو چشم زدن میں دلوں کو بدل کر رکھ دیتا ہے اور اگر کسی کی شامتِ اعمال اِس درجہ بڑھی ہوئی ہو کہ خدا تعالیٰ اس کے دل کو نہ بدلنے کا فیصلہ کر دے تو پھر وعظ و نصیحت تو رہی ایک طرف بڑی سے بڑی طاقت بھی اس کے دل کو بدل نہیں سکتی۔

ایسی صورت میں اصلاح کی ایک ہی صورت ہوا کرتی ہے اور وہ یہ کہ جن کے دل میں یہ درد اور تڑپ ہو کہ لوگ بُرائیوں سے باز آکر خدا کی امان کے نیچے آجائیں وہ نصیحت کرنے کے علاوہ لوگوں اور معاشرہ کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور پوری دردمندی کے ساتھ دعائیں کریں۔ اگر وہ خود مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہوں گے تو خدائی مشیّت کے تحت اُن کی مقبول دعائیں لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب لانے کا موجب بن جائیں گی یا اللہ تعالیٰ اصلاحِ احوال کی کوئی اور صورت پیدا کر دے گا۔

پس آج دُنیا کو محض نصائح کرنے والوں کی نہیں بلکہ ایسے فانی فی اللہ وجودوں کی ضرورت ہے جو اپنی اندھیری راتوں کی دعاؤں اور اپنی خداداد قوتِ قدسیہ کے ذریعہ لوگوں کی زندگیوں میں پاک تبدیلی لانے اور انقلاب برپا کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور کئے گئے ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

مخالفت کے زمانہ میں الٰہی سلسلوں پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اوّل محاسبہ نفس اور دوسرے دعاؤں میں انہماک

ہمیں چاہیئے کہ ہم اجتماعی اور انفرادی لحاظ سے اپنا محاسبہ کریں اور اپنی کمزوریوں کو سامنے لاکر انہیں دور کرنے کی کوشش کریں

اور پھر خدا تعالیٰ سے عاجزانہ دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں کہ اس کا پیار اور افضال و برکات ہمیں حاصل ہوں

ہم مشاہدہ کی رُو سے اس یقینِ کامل پر قائم ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے ہمارا ولی ہے اور اُس کا سہارا ہمیں حاصل ہے

جب دُنیا ہمیں دھتکار کر پھینک دیتی ہے تو ہمارا ربّ پیار سے ہمیں اُٹھا کر اپنے قُرب میں ہمیں جگہ دیتا ہے

از سیّدنا حضرت خلیفة المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ ارصلح ۱۳۵۵ ہش مطابق ۱۶ ارجنوری ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرم محمد انور صاحب قریشی رکن شعبہ زود نویسی ربوہ)

تشہد و تعوّذ اور سُورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

تین چار روز سے مجھے پیٹ میں درد اور نفخ اور قبض کی وجہ سے بڑی تکلیف ہے اور ہر وقت بے چینی محسوس کرتا ہوں۔

دوست دُعا کریں

کہ اللہ تعالیٰ صحت دے۔ اِس وقت بھی مجھے اِس قدر تکلیف تھی کہ اگر میں نے ایک ضروری دُعا کے لئے نہ کہنا ہوتا تو شاید میں آج اِس وقت جمعہ کے لئے بھی نہ آسکتا۔

لیکن مَیں جماعت کو اِس طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اِن دنوں پھر ہماری مخالفت بڑے زوروں پر ہے اور وہ لوگ جو ہمارے مخالف ہیں وہ حکومتِ وقت کے بھی مخالف ہیں لیکن وہ کہتے حکومتِ وقت کو ہیں کہ وہ ہمارے خلاف کوئی اقدام کرے۔ مَیں اور آپ ہم سب جانتے ہیں کہ ہم کوئی سیاسی جماعت یا ٹولہ نہیں ہیں بلکہ ہمارے ایمان کے مطابق اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مہدی (علیہ السّلام) کو بھیجا اور ہمیں یہ توفیق عطا کی کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہدی پر ایمان لائیں سیاست سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں اور کوئی سیاسی مقاصد ہمارے پیشِ نظر نہیں۔

ہم ایک مذہبی جماعت ہیں

اور اِس وقت ہم دُنیا کی نگاہ میں حقیر بھی ہیں، بے بس بھی ہیں، کم مایہ بھی ہیں، اور دُنیا کی نگاہ میں ہم بے سہارا بھی ہیں لیکن ہم اپنے مشاہدہ کی رُو سے اِس یقینِ کامل پر قائم ہیں کہ ہم بے سہارا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا سہارا ہمیں حاصل ہے۔ اللہ ہمارا ولی ہے۔ اللہ ہمارا مہربان ہے۔ اللہ جو تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے وہ ہمیں پیار کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور جس وقت ساری دُنیا ہمیں دھتکار کر پرے پھینک دیتی ہے اُس وقت ہمارا ربّ پیار سے ہمیں اُٹھا کر اپنے قُرب میں ہمیں جگہ دیتا ہے۔

جس وقت مخالفت زوروں پر ہو اُس وقت

دو ذمہ داریاں

خاص طور پر نمایاں ہو کر الٰہی سلسلوں کے سامنے آتی ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالےٰ کی قائم کردہ جماعتیں اجتماعی لحاظ سے بھی اور انفرادی لحاظ سے بھی اپنا محاسبہ کریں اور اپنی کمزوریوں کو سامنے لاکر ان کو دُور کرنے کی کوشش کریں اور خدا تعالیٰ کی طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھکتے ہوئے استغفار کے ذریعے اس کی رحمت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

بہرحال ایک ذمہ داری یہ ہے کہ اپنی اصلاح کے لئے جس حد تک ممکن ہو کوشش کریں اور دوسرے یہ ذمہ داری ہے کہ دعا کریں اور بے حد دعا کریں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جس غرض کے لئے اِس زمانہ میں جماعتِ احمدیہ کو قائم کیا ہے وہ غرض پوری ہو اور وہ یہی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام دُنیا میں بلند ہو اور اسلام کا دین تمام ادیانِ باطلہ پر اور تمام اِزمز (ISMS) پر جنہیں ہم ادیان تو نہیں کہتے مگر وہ اس کے مقابلہ پر آجاتے ہیں مثلاً اشتراکیت وغیرہ ان اِزمز (ISMS) پر اور ان ادیانِ باطلہ پر غالب ہو۔ اس زمانہ میں ایسا ہونا مقدر ہے ہمیں اس سے زیادہ خوشی اور کوئی نہیں پہنچ سکتی کہ ہم تمام مخالفتوں کے باوجود اپنی نگاہ سیدھی اپنے ربّ کی طرف رکھیں اور اس کے حضور جھکیں اور اس سے دعائیں کرتے ہوئے اس کی رحمت اور اس کے پیار کو حاصل کریں۔ پس ایک تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے نفسوں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور دوسرے

میں یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونے والا شخص اگر خدا تعالیٰ کی رحمت کو حاصل نہیں کرتا تو وہ اپنی اِس کوشش اور تدبیر میں کامیاب نہیں ہوا کرتا۔ اِس لئے جہاں اپنے نفوس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں وہاں خدا تعالیٰ سے نہایت عاجزانہ دعائیں کرتے ہوئے اس کی رحمت، اس کے پیار، اس کے فضل اور اس کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

وہ لوگ جن کا حقیقی معنی میں اللہ سہارا ہوتا ہے اور ان کا ولی بن جاتا ہے وہ ابتلاؤں اور دُنیا کی جو آگ جلائی جاتی ہے اس کی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ اور ہمارا مقصد،

ہماری زندگی کا مقصد

پیار کے ساتھ اِنسان کے دل کو جیتنا ہے، اِس لئے وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارے مخالف ہیں اور جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی دُنیوی تدابیر سے اور ہمیں دُکھ اور تکلیف اور ایذاء پہنچا کر ہمیں اپنی راہ سے ہٹا دیں گے وہ غلطی پر ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارے مخالف ہیں اور ہم انہیں یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہم ان کے دشمن نہیں بلکہ ان کے لئے بھی دعائیں کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے صحیح مقام کو سمجھنے اور اس کی ذمہ داریوں کے نبھانے کی توفیق عطا کرے۔

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

قرآن مجید کی روشنی میں بتایا کہ خطرات کے وقت مومنوں کا طریق یہ ہوتا ہے کہ وہ صبر و صلوٰۃ اور دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرتے ہیں اور سُنی سُنائی باتوں اور افواہوں کو پھیلانے سے بکلّی اجتناب کرتے ہیں کیونکہ افواہیں پھیلانا منافقین کا وطیرہ ہوتا ہے۔ آپ نے

جلسہ سالانہ کی ایک عظیم برکت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہٖ کی طرف سے چھیاسٹھ نکاحوں کا اِعلان

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب)

جماعتِ احمدیہ کا سالانہ جلسہ بہت سی روحانی و اخلاقی اور مادی برکات کا موجب ہوتا ہے۔ ہر شخص اپنے ظرف کے مطابق ان برکات سے حصہ لیتا ہے اور ہر رُوحانی آنکھ ان کا نظارہ کرتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اغراض سالانہ جلسہ میں یہ امر بھی ذکر فرمایا ہے کہ اس سے افرادِ جماعت اور نئے احمدیوں کا باہمی تعارف ہوگا اور اخوت و ہمدردی ترقی کرے گی۔ اِس سلسلہ میں سالہا سال سے احباب کا تعارف جاری ہے۔ ایک دوسرے سے واقفیت اور موانست بڑھتی ہے اور جماعتی اخوت روز بروز بڑھتی رہتی ہے۔ اِس باہمی تعارف سے رشتہ داریوں میں بھی ترقی ہوتی ہے اور خاندانوں میں نئے نئے رشتے پیدا ہوتے جاتے ہیں۔

اِس باہمی تعارف کا ایک پہلو وہ نکاحوں کا بابرکت سلسلہ ہے جو ان مبارک دنوں میں خاص طور پر مرکزِ سلسلہ میں منعقد ہوتے ہیں اور مساجد میں ان کا اعلان ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بالعموم ۲۹ر دسمبر کو ظہر و عصر کے بعد مسجد مبارک میں اجتماعی اعلان فرماتے ہیں۔ فریقین کے ایجاب و قبول کے بعد جملہ حاضرین کے ساتھ سب رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے حضور دعا فرماتے ہیں۔ اس مرکزی اعلان کے علاوہ ان ایام میں دیگر مختلف مساجد میں بعض دوسرے علماء بھی اعلاناتِ نکاح کرتے ہیں۔

ہر سال حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ جلسہ سالانہ کے موقع پر جن نکاحوں کا اعلان فرماتے ہیں ان کی خاصی تعداد ہوتی ہے اس سال حضور نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۵ء کو چھیاسٹھ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

اسلام نے نکاح کے لئے مہر مقرر فرمایا ہے۔ مہر کی کوئی معیّن رقم اسلام نے تجویز نہیں فرمائی بلکہ فریقین کو اختیار دیا ہے کہ وہ اپنے مالی حالات کے مطابق مہر مقرر کر لیں لیکن اس مہر کی ادائیگی لازم ہے۔ اگر خاوند زندگی میں مہر ادا نہ کر سکے گا تو یہ رقم بطور قرض اس کے ترکہ سے اس کی بیوی کو دلائی جائے گی۔

جماعتِ احمدیہ میں مہر کی ادائیگی ایک عام معمول ہے اور مہر کی رقم خاوند کی مالی آمدنی کے مطابق مقرر کی جاتی ہے۔ عام دستور یہ ہے کہ خاوند کی چھ ماہ سے لے کر ایک سال تک کی آمد کو بطور مہر تجویز کیا جاتا ہے اِس طرح ہر نکاح کا مہر استطاعت کے مطابق ہوتا ہے۔

اِس سال جن چھیاسٹھ نکاحوں کا اعلان ایک دن میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا ان سب کے مجموعی مہر کی تعداد پانچ لاکھ گیارہ ہزار پانصد روپے بنتی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کے ایمانوں، نفوس، اموال اور اولادوں میں برکتوں پر برکتیں نازل فرماتا رہے۔ اللّٰھم آمین یا ربّ العٰلمین۔

زعماء کرام مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

نیا سال مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ تمام مجالس کو نئے سال کی نئی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق بخشے۔ سالِ رواں کا بجٹ تشخیص کرنے کے لئے مجالس کو فارم بھجوا دیئے گئے تھے مگر ابھی تک بہت کم مجالس کی طرف سے بجٹ تشخیص ہو کر مرکز میں پہنچے ہیں۔ زعماء کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی اپنی مجلس کا بجٹ تشخیص کر کے جلد مرکز کو ارسال فرمائیں۔ بجٹ صحیح آمد پر تشخیص ہونا چاہیئے اور تمام اراکینِ مجلس کو بجٹ میں شامل کیا جائے۔ شرح چندہ ایک پیسہ فی روپیہ ماہوار ہے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

* فرمایا ہمارا فرض ہے کہ ہم خود بھی اور اپنے اہل و عیال اور اہل محلہ کو بھی نماز باجماعت کا پابند بنائیں اور دین کی نصرت کے لئے اور اپنے امام ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے دعاؤں پر موجودہ ایام میں خاص طور پر زور دیں۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں اخلاقِ فاضلہ کی اہمیت

محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج فجی مشن کی

ریڈیو فجی سے نشر کیا گیا:-

اسلام نے اپنی تعلیم میں اخلاقِ فاضلہ پر بہت زور دیا ہے۔ اول تو ہماری پیاری کتاب قرآن کریم نے نہایت ہی احسن طریق پر بڑی تفصیل اور وضاحت سے ان پر روشنی ڈالی ہے اور پھر ہمارے محبوب آقا آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاکیزہ زندگی کے ذریعہ سے اخلاق کے لئے نہایت تاکید اور تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

الخلق وعاء الدین

کہ اخلاق دین کا برتن ہیں مطلب یہ ہے کہ جس طرح برتن کے بغیر پانی، شربت اور دودھ نہیں رہ سکتا بالکل اسی طرح اخلاقِ حسنہ کے بغیر دین قائم نہیں رہ سکتا۔

پھر حضور فرماتے ہیں:-

ما من شئ یوضع فی المیزان اثقل من حسن الخلق

(الترمذی)

کہ خدا تعالیٰ کے ترازو میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے زیادہ وزن نہیں رکھتی۔

پھر حضور نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

خالق الناس بخلق حسن

کہ لوگوں سے خوش اخلاقی سے اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:-

اشرف الایمان ان یامنک الناس و اشرف الاسلام ان یسلم الناس من لسانک و یدک

کہ اعلیٰ درجہ کا ایمان یہ ہے کہ تجھ سے سب لوگ امن میں رہیں اور کسی کو بھی تجھ سے دکھ نہ پہنچے اور اعلیٰ درجہ کا اسلام یہ ہے کہ لوگ تجھ سے محفوظ رہیں اور نہ تو تیری زبان سے اور نہ تیرے ہاتھ سے انہیں کوئی تکلیف پہنچے۔

پھر یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ اپنے اقوال اور ارشادات سے ہی اخلاق فاضلہ کی تعلیم دی بلکہ اپنے عمل سے جملہ اخلاق کا بہترین اور کامل ترین عملی نمونہ بن کر دکھا دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:-

وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

(القلم)

"یعنی" تو اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔"

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام اخلاق کا کامل ترین نمونہ تھے جو بنی نوع انسان میں پائے جا سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گواہی بہت قابل قدر ہے۔ ان سے ایک دفعہ کسی نے پوچھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں کچھ بتائیں تو آپ نے فرمایا:-

کان خلقہ القرآن

(بخاری)

یعنی آپ کے تمام اخلاق بالکل وہی تھے جو قرآن میں بیان ہوئے ہیں۔ ہر خلق جو قرآن میں بیان ہوا ہے اس پر آپ کا عمل تھا اور ہر عمل جو آپ کرتے تھے اس کی قرآن کریم میں تعلیم ہے۔

اسی سلسلہ میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح کو دو حصوں میں منقسم کر دیا ایک حصہ دکھوں اور مصیبتوں اور تکلیفوں کا اور دوسرا حصہ فتحیابی کا تا مصیبتوں کے وقت میں وہ خلق ظاہر ہوں ...... جو مصیبتوں کے وقت ظاہر ہوا کرتے ہیں اور فتح اور اقتدار کے وقت میں وہ خلق ثابت ہوں جو بغیر اقتدار کے ثابت نہیں ہوتے سو ایسا ہی ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں قسم کے اخلاق دونوں زمانوں اور دونوں حالتوں کے وارد ہونے سے کمال وضاحت سے ثابت ہو گئے چنانچہ وہ مصیبتوں کا زمانہ جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تیرہ برس تک مکہ معظمہ میں شامل حال رہا اس زمانہ کی سوانح پڑھنے سے نہایت صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اخلاق جو مصیبتوں کے وقت کامل راستباز کو دکھلانے چاہئیں یعنی خدا پر توکل رکھنا اور جزع فزع سے کنارہ کرنا اور اپنے کام میں سست نہ ہونا اور کسی کے رعب سے نہ ڈرنا ایسے طور پر دکھلا دیئے جو کفار ایسی استقامت دیکھ کر ایمان لائے اور شہادت دی کہ جب تک کسی کا پورا بھروسہ خدا پر نہ ہو تو اس استقامت اور اس طور سے دکھوں کی برداشت نہیں کر سکتا۔

اور پھر جب دوسرا زمانہ آیا یعنی فتح اور اقتدار اور ثروت کا زمانہ تو اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق عفو اور سخاوت اور شجاعت کے ایسے کمال کے ساتھ صادر ہوئے جو ایک گروہ کثیر کفار کا انہی اخلاق کو دیکھ کر ایمان لایا۔ دکھ دینے والوں کو بخشا اور شہر سے نکالنے والوں کو امن دیا۔ ان کے محتاجوں کو مال سے مالا مال کر دیا اور قابو پا کر اپنے بڑے بڑے دشمنوں کو بخش دیا۔ چنانچہ بہت لوگوں نے آپ کے اخلاق دیکھ کر گواہی دی کہ جب تک خدا کی طرف سے اور حقیقتاً راستباز نہ ہو یہ اخلاق دکھلا نہیں سکتا یہی وجہ ہے کہ آپ کے دشمنوں کے پرانے کینے یک لخت دور ہو گئے آپ کا بھاری خلق جس کو آپ نے ثابت کر کے دکھلا دیا۔ وہ خلق تھا جو قرآن شریف میں ذکر فرمایا گیا ہے اور وہ یہ ہے:-

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

یعنی ان کو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانی اور میرا مرنا اور میرا جینا خدا کی راہ میں ہے یعنی اس کا جلال ظاہر کرنے کیلئے اور نیز اس کے بندوں کے آرام دینے کے لئے ہے تا میرے مرنے سے ان کو زندگی حاصل ہو۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

غرض قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ اخلاق فاضلہ سے بھرپور ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ پوری کوشش ہمت اور دلجمعی سے ان اخلاق فاضلہ کی پابندی کی جائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے ان اسلامی اخلاق کو صحیح رنگ میں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ میں ایک مخلص نوجوان کی وفات

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج امریکہ مشن

مکرم سردار بشیر احمد صاحب سابق افسر تعمیرات صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے صاحبزادے مکرم سردار لطیف احمد صاحب امریکہ میں ایک ہوائی جہاز کے حادثہ میں شہید ہو گئے آپ قریباً ایک سال قبل جرمنی سے امریکہ آئے تھے اور ہامنٹن (Hammanton) کے مقام پر جو واشنگٹن سے قریباً ڈیڑھ سو میل دور ہے North American Institute of Aviation میں پائلٹ کی ٹریننگ حاصل کرنے لگے اپنی قابلیت اور ذہانت کی بناء پر انہوں نے یہ کورس چھ ماہ میں مکمل کر لیا اور اسی کمپنی نے انہیں بطور انسٹرکٹر وہاں ملازم رکھ لیا۔

اس عرصہ میں وہ ایک بار واشنگٹن آئے اور مشن ہاؤس آکر خاکسار سے بھی ملے۔ کچھ دیر بات چیت کے بعد اپنی وصیت کا چندہ دیتے ہوئے کہنے لگے کہ میری وصیت کے چندہ کا حساب ٹھیک رکھا جائے مجھے اس کی بہت فکر رہتی ہے۔ اسی روز واپس چلے گئے۔

عیدالفطر کے موقع پر [illegible] جماعت جو ان کو نزدیک پڑتی تھی وہاں بذریعہ ہوائی جہاز گئے اور اپنے ساتھ بعض ہسپانوی دوست بھی لے گئے۔

مورخہ ۲۴ر دسمبر بروز اتوار وہ ایک سویڈن کے نوجوان کو پائلٹ کی ٹریننگ دے رہے تھے کہ ان کا جہاز فضا میں ایک اور جہاز سے ٹکرا گیا۔ دوسرا پائلٹ تو جہاز کو حفاظت سے زمین پر اتارنے میں کامیاب ہو گیا مگر ان کا جہاز تباہ ہو گیا اور دونوں نوجوان اس جہان فانی سے چل بسے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۵ر دسمبر کو صبح کے وقت خاکسار کو اس کمپنی کے مینیجر مسٹر ڈگلس ابیک نے فون کیا اور بتایا کہ ایک نوجوان سردار لطیف احمد ہوائی جہاز کے حادثے میں فوت ہو گئے ہیں اور وہاں کے کاغذات سے آپ کا ایڈریس ملا ہے لہذا ان کے عزیزوں اور رشتہ داروں کو اطلاع کی جائے۔ اس خبر سے مجھے سخت صدمہ ہوا چنانچہ اسی وقت واشنگٹن میں ان کے ایک عزیز ملک منظور احمد کو فون کیا جو پاکستانی ایمبیسی میں کام کرتے ہیں لیکن وہ پاکستان جا چکے تھے۔ پھر لندن مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن کے ذریعہ مکرم سردار بشارت احمد صاحب کو اطلاع کی۔ کینیڈا میں ان کے عزیزوں کو مطلع کیا گیا اور مبلغین مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب اور مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی کو بھی اطلاع کی۔ پھر ملک عبدالمنان صاحب کو جو جائے حادثہ کے قریب تھے۔ فوری طور پر وہاں جا کر مزید تفصیلات حاصل کرنے کے لئے کہا گیا۔ انہوں نے اس بارہ میں بہت تعاون کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اس کے علاوہ وکالت التبشیر کے ذریعہ مکرم سردار بشیر احمد صاحب کو ربوہ بذریعہ تار اطلاع کی۔ پاکستانی ایمبیسی نے بھی اپنے طور پر یہ اطلاع ملنے پر مکرم سردار صاحب کو اطلاع بھجوانے کا انتظام کیا۔

مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب مع اپنے چند عزیزوں کے کینیڈا سے فوری طور پر وہاں پہنچ گئے اور سارے معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور عزیز لطیف احمد مرحوم کی میت کو جلد از جلد پاکستان بھجوانے کے انتظامات کرنے لگے انہوں نے دن رات کی بھاگ دوڑ کے بعد سارے کاغذات مکمل کرائے اور پھر نیویارک سے پاکستانی ایمبیسی سے بھی رات دن ضروری سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد ۳ جنوری ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ PIA کے ذریعہ لطیف احمد صاحب مرحوم کی میت کو پاکستان روانہ کیا گیا۔

ہفتہ کے روز صبح کے وقت خاکسار اور مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب واشنگٹن سے مع دو اور احباب کے ہیمنٹن (Hammonton) گاؤں پہنچ گئے یہاں کے FUNERAL HOME میں مرحوم کی میت رکھی تھی خلیفہ عبدالعزیز صاحب مع دوسرے عزیزان کے اور ملک عبدالمنان صاحب بھی مع دوسرے احباب جماعت کے وہاں پہنچ گئے اس طرح بعض سکول میں لطیف احمد مرحوم نے ٹریننگ حاصل کی تھی اور جس کمپنی میں وہ کام کرتے تھے۔ اس کے طلباء افسران اور دیگر ملازمین بھی تشریف لے آئے ان میں بعض زار و قطار رو رہے تھے کہ ایسی قسم کا شریف النفس اور بااخلاق دوست ان سے جدا ہو گیا۔

جنازہ سے قبل خاکسار نے چند منٹ کے لئے حاضرین سے خطاب کیا اور اسلام میں حیات و ممات کے مسئلہ پر روشنی ڈالی۔ نیز نماز جنازہ میں جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ ان کی تشریح کی اس کے بعد نماز جنازہ ادا کی گئی۔ پھر مسٹر ڈگلس جن کے FUNERAL HOME میں میت پڑی تھی اپنی کار میں اسے نیویارک لے گئے وہاں مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مبلغ نیویارک نے بعض احمدی احباب کے ساتھ دوبارہ ان کی نماز جنازہ ادا کی اور بذریعہ PIA مرحوم کی میت کو پاکستان روانہ کیا گیا

مرحوم لطیف احمد نہایت مخلص اور بااخلاق احمدی نوجوان تھے اور ہر شخص ان کی تعریف میں رطب اللسان تھا نہایت محنتی اور ذہین تھے اور ان کے افسران ان کے کام اور ذہانت سے بہت متاثر تھے۔ ایسے نوجوانوں کی وفات یقیناً ہم سب کے لئے ایک سانحہ عظیمہ اور ان کے والد صاحب محترم سردار بشیر احمد صاحب اور دیگر عزیز و اقارب کے لئے ایک ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں صبر و تحمل کے ساتھ اس ناگہانی صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز مرحوم لطیف احمد کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

جامعہ احمدیہ کے سالانہ فی البدیہہ تقریری مقابلہ جات

الجمعیۃ العلمیۃ کے زیر اہتمام جامعہ احمدیہ کے سالانہ فی البدیہہ تقریری مقابلہ جات ۲۰، ۲۱، ۲۲ جنوری بروز منگل، بدھ اور جمعرات بالترتیب عربی، انگریزی اور اردو زبان میں منعقد ہوئے۔ جن میں مقررین کو صرف چار منٹ قبل موضوع دیا جاتا رہا۔ عربی تقریری مقابلہ کے منصفین کرام مکرم مولانا محمد منور صاحب (سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ) مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر (سابق مبلغ ماریشس) ... اور مکرم مرزا محمد دین صاحب ناز پروفیسر جامعہ احمدیہ تھے فیصلہ کے مطابق اول۔ نصیر احمد قمر (رابعہ) دوم۔ حافظ مظفر احمد (رابعہ) سوم محمد علی کارٹے (ثالثہ) آف یوگنڈا اور سپیشل انعام کے حقدار محمد الیاس منیر (اولیٰ) قرار پائے۔

انگریزی زبان کے تقریری مقابلہ میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ایم اے ناظر ضیافت مکرم بشیر احمد طاہر صاحب (سابق مبلغ انگلستان) اور مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے منصفین کے فرائض انجام دیئے ان کے فیصلہ کے مطابق نتیجہ یہ ہے۔ اول۔ محمد بن صالح (رابعہ) آف گھانا

دوم۔ محمد علی کارٹے (ثالثہ) آف یوگنڈا

سوم۔ احمد جبرائیل سعید (ممہدہ) آف گھانا

سپیشل انعام۔ احمد ڈاڈی (فصل الخامس) آف یوگنڈا

اردو زبان کے تقریری مقابلہ میں منصفین حضرات مکرم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب سابق رئیس التبلیغ گیمبیا، مکرم حسن محمد خان صاحب عارف ایم اے نائب وکیل التبشیر اور مکرم شیخ خادم حسین صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ تھے ان حضرات کے فیصلہ کے مطابق

اول۔ حافظ مظفر احمد (رابعہ) دوم بشارت احمد محمود (رابعہ)

سوم۔ عبدالحمید خان (ثالثہ) اور

سپیشل انعام کے مستحق ضیاء اللہ مبشر (ممہدہ) قرار پائے

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز بابرکت فرمائے۔ آمین

(الامین الجمعیۃ العلمیۃ بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ وقفِ عارضی کی افادیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ:-

"میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام اُن کے سپرد کیا جائے اُسے بجالانے کی پوری پوری کوشش کریں۔" (الفضل ۲۶ مارچ ۱۹۶۶ء)

وقفِ عارضی میں شمولیت اطاعتِ امام، تربیتِ نفس اور حصولِ قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ وقفِ عارضی میں حصہ لینے کی کوشش فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

اعلان دارالقضاء

مکرم احمد جان صاحب ٹیلر ماسٹر ولد میاں جان محمد صاحب مرحوم 15/42 فیکٹری ایریا ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ میرے والد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ 16/18 واقع محلہ دارالیمن مشترکہ طور پر والد صاحب مرحوم اور میاں جھنڈا صاحب کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے میرے بھائی محمد الدین صاحب جائز وارث ہیں۔

قطعہ مذکورہ بالا میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین مکرم بھائی محمد شریف صاحب مرحوم کے پسران محمد کریم صاحب و محمد حنیف صاحب کے نام بحصہ مساوی مشترکہ طور پر منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں ہمیں اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

الفضل آپ کا اپنا واحد جماعتی روزنامہ ہے اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے ـــــ اس کی توسیع اشاعت میں کوشاں رہیئے!

(مینجر الفضل ربوہ)

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۲۳۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

زرعی اراضی برائے پٹہ

۴۸ ایکڑ نہری زرعی اراضی جس میں ڈیرہ موجود ہے۔ پانی سالانہ اور وافر ہے اراضی نہایت با موقع اور زرخیز ہے خوشاب سے گیارہ میل میانوالی روڈ پر واقع ہے۔ ریلوے سٹیشن واڈہ لاریاں سے صرف دو فرلانگ فاصلہ ہے۔ خود کاشت کے لئے نہایت موزوں ہے۔ فوری قبضہ کے ساتھ ٹھیکہ پر دینی مقصود ہے۔

مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔

خواجہ محمد حنیف "النعمت" ریسٹورنٹ گولبازار ربوہ

قائدین متوجہ ہوں

صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اطفال کے چندہ جات کی شرح حسب ذیل مقرر فرمائی ہے:-

(۱) صف اول ۱۳ تا ۱۵ سال ۲۵ پیسے ماہوار (۲) صف دوم ۷ تا ۱۲ سال ۱۰ پیسے ماہوار۔

(۳) سالانہ اجتماع اطفال ایک روپیہ سالانہ۔

قائدین اس کے مطابق وصول فرماویں اور وصول شدہ چندہ ساتھ کے ساتھ بھجواتے رہا کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے ڈاکٹر عبدالحکیم کھوکھر B.D.S. آف گوجرانوالہ حال امریکہ کا نکاح عزیزہ امۃ البصیر بنت مولوی صدر دین صاحب کھوکھر آف کراچی کے ساتھ مبلغ -/3000 روپے حق مہر پر مورخہ ۲۱ نومبر گذشتہ کو احمدیہ ہال کراچی میں مربی صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے پڑھا اور ۹ دسمبر گذشتہ کو رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرماویں یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہو، آمین۔

(عبدالرحیم۔ ایم فتح الدین سٹریٹ محلہ تخت والا۔ گوجرانوالہ)

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰ ارمنٹگری روڈ۔ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳ - فیکٹری ۳۳۱۸۳۶
فون نمبر گھر ۴۱۶۰۰۵ - ۴۱۵۱۲۱

آپ کی اپنی
احمدیہ ٹریول ایجنسی
امریکہ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ استنبول، یونان اور مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعائتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں!
انڈس ٹریول سروس
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل لاہور

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر: ۶۲۶۱۸
کو ہمیشہ یاد رکھیے

گھر کا استاد

(بذریعہ ڈاک قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کا بے نظیر طریق)

قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کے لئے استاد کی ضرورت ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ گھر کا استاد یعنی "اسباق القرآن" کا جدید طریق تعلیم اس مسئلہ کو حل کر کے استاد کی اس ضرورت کو بحسن و خوبی پورا کرتا ہے۔

"اسباق القرآن" کے ذریعے آپ اپنی تنہائی اور فرصت اوقات میں بڑی آسانی کے ساتھ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھ سکتے ہیں۔

"اسباق القرآن" کی کاپی کی مدد سے ماں اپنے بچوں کو بطور استاد بڑی خوبی سے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا سکتی ہے۔

عہدیداران اپنے اپنے حزب کے احباب کو "اسباق القرآن" کے ذریعہ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا سکتے ہیں۔

اسباق القرآن کی کاپی ایک ایسا استاد ہے جو گھر، دفتر، دوکان اور پردہ کے اندر با آسانی میسر ہے۔

تفصیلات پچاس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے!

مکتبہ اسباق القرآن مومن آباد چورنگی ۴ ایف اورنگی ٹاؤن کراچی

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ

جن مجالس انصار اللہ نے اپنی ماہانہ رپورٹ کارگزاری بابت ماہ فتح/دسمبر دفتر مرکزیہ میں نہیں بھجوائی وہ مہربانی کر کے یہ رپورٹ جلد بھجوا دیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں ۲۶-۲۷ اور ۲۸ جنوری ۱۹۷۶ء بروز پیر، منگل اور بدھ ہو رہی ہیں۔ احباب سے التماس ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

سوانح عمری مولوی تاج الدین صاحب مرحوم

میں اپنے والد محترم مولوی تاج الدین صاحب مرحوم سابق ناظم دار القضاء ربوہ کے حالات زندگی کتابی صورت میں شائع کرنا چاہتا ہوں۔ ابا جان کے سب دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ مجھے ان کے حالات لکھ کر بھجوائیں۔

(منور احمد نعیم ابن مولوی تاج الدین صاحب مرحوم دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

اعلانات نکاح

۱- بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت خاکسار کی بیٹی عزیزہ ممتاز بی۔ اے کا نکاح عزیزم حمید الحکیم عابد بی۔ ایس سی انجینئرنگ پروڈکشن مینیجر آف راوی ریان لمیٹڈ لاہور ابن محترم مرزا غلام قادر صاحب کے ہمراہ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے باعث خیر و برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین

(میاں محمد رفیق زعیم انصار اللہ حلقہ سمن آباد۔ لاہور)

۲- میرے بھانجے عزیزم نصر اللہ خان ابن برادرم حبیب اللہ خان صاحب محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کا نکاح عزیزہ قدسیہ میمونہ بنت مکرم محمد طفیل صاحب مرحوم ساکن سیالکوٹ سے پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی نے مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۷۶ء مسجد ناصر ربوہ میں بعد نماز عصر پڑھا۔ عزیزم نصر اللہ خان محترم خان میر خان صاحب افغان مرحوم سابق باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پوتا اور عزیزہ قدسیہ میمونہ محترم مرزا مہتاب بیگ صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین

(سید سجاد احمد ۲/۲ دار الرحمت شرقی۔ ربوہ)

ہفتۂ وصولی

از ۳ فروری تا ۱۰ فروری ۱۹۷۶ء

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مرکزیہ کی طرف سے ۳ فروری تا ۱۰ فروری ہفتۂ وصولی منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تمام قائدین کرام اس ہفتہ میں خاص کوشش کریں کہ تمام مدات چندہ جات کی وصولی تدریجی بجٹ کے مطابق ہو جائے۔ جن مجالس کی طرف سے ابھی تک بجٹ تشخیص ہو کر نہیں ملے وہ ۳ فروری سے پہلے پہلے تشخیص بجٹ کو کے مرکز کو ارسال کر دیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام قائدین کرام اور خدام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔ آمین

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے تایا جان صوفی عبد العزیز صاحب مرحوم آف لائل پور (ابن حضرت صوفی نبی بخش صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) ۱۲ جنوری ۱۹۷۶ء بروز پیر لائل پور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۱۳ جنوری کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ قبر تیار ہونے پر مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور ان کے پانچ لڑکوں اور پانچ لڑکیوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔

(عبد الماجد۔ دار الرحمت وسطی ربوہ)

دعا کی عاجزانہ درخواست

میرا بیٹا عزیز محمد ارشاد پراچہ سر درد سے شدید بیمار ہے سی ایم ایچ لاہور میں اسکے سر کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو ہر مصیبت اور پیچیدگی سے کلیۃً محفوظ رکھے اور شفائے کاملہ عطا فرما کر لمبی، فعال اور خدمت دین سے بھرپور زندگی سے نوازے۔ آمین

(محمد اقبال پراچہ۔ سرگودھا)

احمدی بھائیوں کی اپنی دوکان
نیو پاک جیولرز
۱۲ ذیلدار روڈ، اچھرہ۔ لاہور
فون: ۴۱۰۹۷۴
ہر قسم کے خالص سونے و چاندی کے مضبوط و پائیدار زیورات بنانے کا
واحد مرکز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور سندھی و فیشنی کوکے ہر وقت دستیاب ہیں
پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ھو الناصر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ملک بھر میں مقبول
پکے رنگ — اعلیٰ ڈیزائن
سفینہ کے پارچات
ہر جگہ دستیاب ہیں
ملز فون ۷۹۴۶ — آفس فون ۸۳۲۴ / ۷۶۱۶
٭ ڈریس ٭ چھینٹ ٭ لون ٭ لٹھا ٭ پاپلین
٭ کیمرک ٭ پردہ کلاتھ ۴۲ اگز عرض۔
آفس سفینہ پرنٹنگ ملز منڈی گلی لائلپور

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ (مینیجر الفضل)

سونے اور چاندی کے زیورات
کی
خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبد السلام عبد المنان ناصر
عقب جمال بیکری گولبازار ربوہ فون نمبر

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah